

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات

مسجد نبوی:

جب حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اہجری میں مسجد قبا کی تعمیر کے بعد صحابہ کرام کے ساتھ مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی، اس وقت مسجد نبوی ۱۰۵ فٹ لمبی اور ۹۰ فٹ چوڑی تھی۔ ہجرت کے ساتویں سال فتح خیبر کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی توسیع فرمائی۔ اس توسیع کے بعد مسجد نبوی کی لمبائی اور چوڑائی ۱۵۰ فٹ ہو گئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی تعداد میں جب غیر معمولی اضافہ ہو گیا اور مسجد ناکافی ثابت ہوئی تو ۱۷ھ میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔ ۲۹ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسیع کی گئی۔ اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے ۸۸ھ تا ۹۱ھ میں مسجد نبوی کی غیر معمولی توسیع کی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ اموی اور عباسی دور میں مسجد نبوی کی متعدد توسیعات ہوئیں۔ ترکوں نے مسجد نبوی کی نئے سرے سے تعمیر کی، اس میں سرخ پتھر کا استعمال کیا گیا، مضبوطی اور خوبصورتی کے اعتبار سے ترکوں کی عقیدت مندی کی ناقابل فراموش یادگار آج بھی برقرار ہے۔ حج اور عمرہ کرنے والوں اور زائرین کی کثرت کی وجہ سے جب یہ توسیعات بھی ناکافی رہیں تو موجودہ سعودی حکومت نے قرب و جوار کی عمارتوں کو خرید کر اور انھیں منہدم کر کے عظیم الشان توسیع کی جو اب تک کی سب سے بڑی توسیع مانی جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا سفر اختیار نہ کیا جائے مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز کا ثواب دیگر مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔ دوسری روایت میں پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا ذکر ہے۔ جس خلوص کے ساتھ وہاں نماز پڑھی جائے گی اسی کے مطابق اجر و ثواب ملے گا ان شاء اللہ۔

حجرہ مبارکہ:

حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری دس گیارہ سال مدینہ منورہ میں گزارے۔ ۸ ہجری میں فتح مکہ مکرمہ کے بعد بھی آپ ﷺ نے اسی مبارک شہر کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہی آپ ﷺ کو دفن کر دیا گیا، اسی حجرہ میں آپ ﷺ کا انتقال بھی ہوا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اسی حجرہ میں مدفون ہیں۔ اسی حجرہ مبارکہ کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے۔ حجرہ مبارکہ کے قبلہ رخ تین جالیاں ہیں جس میں دوسری جالی میں تین سوراخ ہیں، پہلے اور بڑے گولائی والے

سورخ کے سامنے آنے کا مطلب ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی قبر اطہر سامنے ہے۔ دوسرے سورخ کے سامنے آنے کا مطلب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر سامنے ہے اور تیسرے سورخ کے سامنے آنے کا مطلب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر سامنے ہے۔

ریاض الجنة:

قدیم مسجد نبوی میں منبر اور روضہ اقدس کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاض الجنة کہلاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ منبر اور روضہ اقدس کے درمیان کی جگہ جنت کی کھاریوں میں سے ایک کھاری ہے۔ ریاض الجنة کی شناخت کے لئے یہاں سفید سنگ مرمر کے ستون ہیں۔ ان ستونوں کو اسطوانہ کہتے ہیں، ان ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ریاض الجنة کے پورے حصہ میں جہاں سفید اور ہری قالینوں کا فرش ہے نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، نیز قبولیت دعا کے لئے بھی خاص مقام ہے۔

اصحاب صفہ کا چبوترہ:

مسجد نبوی میں حجرہ شریفہ کے پیچھے ایک چبوترہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین و غریب صحابہ کرام قیام فرماتے تھے جن کا نہ گھر تھا نہ در، اور جودن و رات ذکر و تلاوت کرتے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی درسگاہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں۔ اصحاب صفہ کی تعداد کم اور زیادہ ہوتی رہتی تھی، کبھی کبھی ان کی تعداد ۸۰ تک پہنچ جاتی تھی۔ سورۃ الکہف کی آیت نمبر (۲۸) انہیں اصحاب صفہ کے حق میں نازل ہوئی، جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا۔

جنت البقیع (بقیع الغرقد):

یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجد نبوی سے بہت تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے، اس میں بے شمار صحابہ (تقریباً ۱۰ ہزار) اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔ تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کی چاروں صاحبزادیاں، حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

جبل احد (احد کا پہاڑ):

مسجد نبوی سے تقریباً ۴ یا ۵ کیلومیٹر کے فاصلہ پر یہ مقدس پہاڑ واقع ہے۔ جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ (احد کا پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم احد سے محبت رکھتے ہیں)۔ اسی پہاڑ کے دامن میں ۳ھ میں جنگ احد ہوئی جس میں آنحضرت ﷺ سخت زخمی ہوئے اور تقریباً ۷۰ صحابہ کرام شہید ہوئے تھے۔ یہ سب شہداء اسی جگہ مدفون ہیں جس کا احاطہ کر دیا گیا ہے۔ اسی احاطہ کے بیچ میں حضور اکرم ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مدفون ہیں، آپ

کی قبر کے برابر میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ حضور اکرم ﷺ خاص اہتمام سے یہاں تشریف لاتے تھے اور شہداء کو سلام و دعا سے نوازتے تھے۔

مَسْجِدِ قُبَا:

مسجد قبا مسجد نبوی سے تقریباً چار کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے، حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ بن عوف کے پاس قیام فرمایا اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ خود اپنے دست مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمْ سَجِدْ أُسَسَّ عَلَى التَّقْوَىٰ لِعِنِّي وَهُوَ مَسْجِدٌ جَسَّ كَيْبُهَا خَلَّصَ وَتَقْوَىٰ بِرُكْحَىٰ كُنَىٰ هُوَ۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی تمام مساجد میں سب سے افضل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کبھی سوار ہو کر کبھی پیدل چل کر مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد یعنی مسجد قبا میں آکر (دور کعت) نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

مَسْجِدِ جُمُعَة: حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اسی مسجد میں جمعہ ادا فرمایا تھا، یہ مسجد قبا کے قریب ہی واقع ہے۔

مَسْجِدِ فَتْحِ (مَسْجِدِ أَحْزَابِ): یہ مسجد جبل سلع کے غربی کنارے پر اونچائی پر واقع تھی۔ غزوہ خندق (احزاب) میں جب تمام کفار مدینہ منورہ پر مجتمع ہو کر چڑھ آئے تھے اور خندقیں کھودی گئیں تھیں، رسول اکرم ﷺ نے اس جگہ دعا فرمائی تھی، چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اس مسجد کے قریب کئی چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنی ہوئی تھیں جو مسجد سلمان فارسی، مسجد ابو بکر، مسجد عمر اور مسجد علی کے نام سے مشہور ہیں۔ دراصل غزوہ خندق کے موقع پر یہ ان حضرات کے پڑاؤ تھے جن کو محفوظ اور متعین کرنے کے لئے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مساجد کی شکل دی۔ یہ مقام مساجد خمسہ کے نام سے مشہور ہے۔ اب سعودی حکومت نے اس جگہ پر ایک بڑی عالیشان مسجد (مسجد خندق) کے نام سے تعمیر کی ہے۔

مَسْجِدِ قِبْلَتَيْنِ: تحویل قبلہ کا حکم عصر کی نماز میں ہوا، ایک صحابی نے عصر کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر انصار کی جماعت پر ان کا گزر ہوا، وہ انصار صحابہ (مسجد قبلتین) میں بیت المقدس کی جانب نماز ادا کر رہے تھے، ان صحابی نے انصار صحابہ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو دوبارہ قبلہ بنا دیا ہے، اس خبر کو سنتے ہی صحابہ کرام نے نماز ہی کی حالت میں خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ کیونکہ اس مسجد (قبلتین) میں ایک نماز دو قبلوں کی طرف ادا کی گئی اس لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ تحویل قبلہ کی آیت اسی مسجد میں نماز پڑھتے وقت نازل ہوئی تھی۔

مَسْجِدِ أَبِي بِنِ كَعْب: یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے، اس جگہ زمانہ نبوی کے مشہور قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے، نیز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے